ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.1 2022

"رحلِ نظر"، کا تجزیاتی مطالعہ

ANALYTICAL STUDY OF "RAHL-E-NAZAR"

Rubina Yasmin*, Dr. Rabia Sarfraz**, Dr. Zeenat Afshan***

Abstract:

"Rahlle-e-Nazar" is a long Poem written by Mahdi Nazmi. This long poem consisits a complete book. It's a religious poetry about the life and seerah of our beloved Prophet Muhammad ﷺ and His family. It is about the Holy prophet PBUH Seerat and sunnat. Before Islam, the Arabs were plunged into the darkness of ignorance. They worshiped idols. After the arrival of our prophet enlightened the world. This poem shows Mahdi Nazmi's love, affection and respect for the Prophet Muhammad ﷺ.

Keywords: *Beloved Prophet Muhammad ﷺ, Religious, Seerat, Sunnat, Love, Affection.*

مہدی نظمی ایک عظیم شاعر، نثر نگار، صحافی اور واعظ تھے۔ آپ ۲۳ اپریل ۱۹۲۳ء میں غازی آباد (اتر پردیش) بھارت میں پیدا ہوئے اور ۳۰ مئی ۱۹۸۷ میں وفات پائی۔

آپ خود بھی شاعر تھے آپ کے والد اور دادا بھی شاعر تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ بھی ادبی خاتون تھیں۔ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"۲۳ اپریل ۱۹۲۳ کو لکھنو کی ایک بستی "جوہری محلہ" کے چھوٹے سے گھر میں پیدا ہوا جس کے در و دیوار پر غریبی کا سبزہ اگ رہا تھا اور مفلسی کی بہار آئی ہوئی تھی دادا شاعر تھے نام سید فرزند حسین بن فاخر میرے والد شاعر تھے ان کا نام تھا سید اولاد حسین عرف للن صاحب شاعر میری والدہ لکھتی پڑھتی تھیں ان کا نام رضیہ بیگم ان کی ایک تالیف بہت مشہور ہے جس کا نام ہے جن میں "تذکرہ صحابیات"۔"(۱)

یہ نظم 1388ھ میں ھاشمی بک ڈپو غازی آباد سے شائع ہوئی اس سے پہلے یہ نظم ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۰ میں انجمن حسینی کے ایک اجتماع میں پڑھی گئی گئے اس کا انتساب "محترمہ فاطمہ اشرف علی سماء" کے نام کیا ہے۔ مہدی نظمی کو اپنی شاعری پر پوری گرفت ہے۔ مہدی نظمی کو یہ فن وراثت میں ملا ہے ان کے والد گرامی سید اولاد حسین صاحب اور دادا بھی ایک مایہ ناز شاعر تھے۔

ایسی شخصیت ہیں جنہیں تاریخ اور جغرافیہ کا وسیع علم تھا۔ مہدی نظمی ایک فصیح بیان شاعر ہیں جنہوں نے لفظوں کو سچے موتیوں کو اک لڑی میں پرویا۔ مہدی نظمی ایک عظیم شاعر، نثر نگار، صحافی اور واعظ و خطیب تھے۔ آپ نے شاعری کو نئی سمتوں سے آشنا کروایا۔ اس بارے میں ناشر نقوی لکھتے ہیں:

---

* PHD Scholar, Dept. of Urdu, Govt. College Women University, Faisalabad.
** Associate Professor, Dept. of Urdu, Govt. College University, Faisalabad.
***Chairperson, Dept. of Urdu, University of Education, Faisalabad.

"مہدی نظمی نے شاعری کو نئی سمتوں سے آشنا کیا ہے۔ اردو شاعری کی تاریخ میں مسدس گوئی کا جب تذکرہ آتا ہے تو مولانا حالی اور جوش ملیح آبادی کے نام نمایاں نظر آتے ہیں۔ لیکن موجودہ عہد میں کے مسدس دیکھ کر کہنا پڑے گا کہ مسدس کی صنف میں مہدی نظمی سبقت لے گئے انہوں نے اس میں صنف میں خطیر اضافے ہی نہیں کیے بلکہ اپنا منفرد اسلوب بھی بنایا ہے۔ ان کی تصنیف پیغمبر عالم، بوتراب وبت شکن، ہندوستان، ہندوستان (ہندی)، بھارت درشن، نوائے وقت، رحل نظر وغیرہ اس امر کی مدلل گواہ ہے۔ مسدس گوئی میں مہدی نظمی کی انفرادیت اس طور پر بھی نمایاں ہے کہ ہر نظم میں انسانیت کے مثبت پہلو اور جذبہ حب الوطنی کا فروغ مضمر ہے۔"(۲)

مہدی نظمی اپنے بارے میں "سفینہ عمر" کے عنوان سے لکھتے ہیں:

"اوپر سے شیشہ ہوں، ذرا سی ٹھیس توڑ دیتی ہے چھوٹی سی کنکر چکنا چور کر دیتی ہے، اندر سے چٹان ہوں، پتھریلی، برفیلی!" (۳)

رحل نظر" مہدی نظمی کی طویل نعتیہ نظم ہے۔ رحل نظر پہلی بار درگاہ عالیہ پنجہ شریف کشمیری گیٹ دہلی میں 26 اکتوبر 1960 میں پڑھی گئی تھی۔ بدر تسلیمی رام پوری نے مہدی نظمی کے شعری اسلوب کے متعلق اپنے خیالات کو یوں درج کیا ہے:

"مہدی نظمی نے تخلیق کائنات کے فلسفہ پر جس خیال کا مظاہرہ کیا ہے اپنی مثال آپ ہے عمیق نگاہی ووسعتِ مطالعہ کے لئے اس سے بہتر شہادت نہیں ہو سکتی، یہ کہنا سوءادب ہے کہ میر انیس کے شعری نقوس کے ہم پلہ ہے۔ لیکن میں کہہ سکتا ہوں کہ وہی انداز ہے۔ وہی بلاغت وفصاحت ہے۔ وہی حسن بیاں ہے۔ جو میر انیس مرحوم کے مراثی میں ملتا ہے اس وقت کوئی مسدس اس سے زیادہ بہترین نظر سے نہیں گزرا، جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔"(۴)

اس نظم کے عنوان کو دیکھا جائے تو رحل کے لغوی معنی فیروز اللغات میں درج ذیل ہیں:

"رحل: مسکن، منزل، اسباب، کوچ"(۵)

فرہنگ آصفیہ میں اس کے معنی یہ ہیں:

"رحل: اسم مونث، مسکن، منزل، پالان شتر، وہ لکڑی کی گھوڑی جس پر قرآن پاک رکھ کر پڑھتے ہیں۔"(۶)

رحلِ نظر کے معنی پر غور کیا جائے تو اس سے مراد منزل، مسکن، اسباب اور کوچ لیے جاسکتے ہیں۔ اس طویل نظم میں شاعر نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات کے بارے میں اور ان کے اقربا کے بارے میں بات کی ہے۔ یہ نظم مسدس کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔ اور یہ نعتیہ نظم ہے کیونکہ اس نظم میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وتوصیف بیان کی گئی ہے۔ اس نظم کے عنوان کے بارے میں ڈاکٹر ریاض مجید "اردو میں نعت گوئی" میں رقم طراز ہیں:

"دوسری طرح کی نعتوں میں علامہ اقبال کی "ذوق و شوق" احسان دانش کی "دارین" مہدی نظمی کی "رحلِ نظر کی مثال دی جاسکتی ہے جن کے عنوان بظاہر غیر نعتیہ ہیں مگر جن کا موضوع اور مجموعی فضا نعتیہ ہے۔"(۷)

اس نظم کے کل 110 بند ہیں۔ لیکن اس سے پہلے دو حصے جو بیان ہوئے ہیں اس میں شاعر نے نے خوبصورت انداز میں بیان کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے پُر نور تھے۔ یہ دنیا اللہ تعالی کے حق کی روشنی سے سے جلتی ہے جس طرح بجلی کے بہنے سے روشی کے بلب جلتے ہیں ہیں اللہ تعالی کا نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں جلوہ فرما ہوتا ہے۔ یعنی یہ چودہ شمعیں ہیں جو اللہ تعالی کے نور سے جلتی ہیں ان کو چودہ معصوم بھی کہتے ہیں جن میں دو بابرکت ہستیاں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں اور بارہ امام ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں امام علی، امام حسن علیہ السلام، امام حسین علیہ السلام، امام سجاد علیہ السلام، امام باقر محمد، امام جعفر صادق علیہ السلام، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام امام علی رضا علیہ السلام، امام محمد تقی علیہ السلام ،امام علی تقی علیہ السلام ،امام حسن عسکری علیہ السلام اور امام مہدی علیہ السلام ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

"نگاہیں معرفتِ حق کی ضو سے جلتی ہیں
کہ جیسے بتیاں بجلی کی رو سے جلتی ہیں
خدا کو نور محمدؐ سے تا محمدؐ ہے
چودہ شمعیں ہیں جو ایک لو سے جلتی ہیں"(۸)

دوسرے حصہ میں واقعہ معراج کے متعلق مہدی نظمی نے تحریر کیا ہے۔ معراج کے واقعہ پر حیرانگی والی کوئی بات نہیں یعنی حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نور اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور نورِ نبی ایک معجزہ تھا۔ جو تریسٹھ سال تک اپنے مرکز سے جدا ہونے کے بعد یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیج دیا انسانوں کی رہبری کے لیے۔ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"قصہ معراج پہ حیرت کی کوئی جا نہیں
نور پیکر اپنے مرکز کی طرف کھنچتا گیا
معجزہ یہ ہے تریسٹھ سال تک نورِ نبی
مرکزِ بالا سے ہٹ کر خاک پر رہا"(۹)

یہ کائنات ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خاطر تخلیق کی گئی۔ مہدی نظمی نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"تخلیقِ کائنات کا پہلا سبب بنا
وہ پیکرِ جمال جو محبوب رب بنا"(۱۰)

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کریم کے پیارے محبوب ہیں اور سب سے پہلے اللہ نے اپنے محبوب کا نور تخلیق کیا۔ پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین کی مدح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"پہلا یقین پہلی جبیں، پہلی بندگی
پہلا شعور پہلی خرد، پہلی آگہی

پہلا چراغ ،پہلی نظر، پہلی روشنی
پہلا رسول ،پہلا نبی، پہلا آدمی
جس کے نفس کی چھیڑ سے باد صبا چلے چلی
ٹپکا عرق جبیں سے تو جوئے بقا چلی"[۱۱]

سرور کونین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے حوالے سے اردو نظم ونثر میں ہر دور میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جذبات کو صفحہ قرطاس پر بکھیرتے رہتے ہیں ان کی عظمت اور بڑائی بیان کرنے سے دنیاو آخرت دونوں جہانوں میں کامیابی وکامرانی نصیب ہوتی ہے اس سلسلے سے مہدی نظمی کی طویل نعتیہ نظم بھی اردو نظم نگاری میں اہم مقام رکھتی ہے۔

مہدی نظمی کی شاعری بے شمار خصوصیات کی حامل ہے۔یہ عمیق نگاہی اور وسعت مطالعہ کا مظہر ہے اس کے علاوہ ان کے کلام میں اردو ادب کے مایہ ناز مرثیہ گو شاعر میر انیس جیسی فصاحت وبلاغت بھی پائی جاتی ہے۔

اس نظم میں مہدی نظمی نے تخلیق کائنات اور بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مسدس کی ہیئت میں ہے۔یہ کائنات رب العالمین نے رحمت اللعالمین کی محبت میں تخلیق کی ہے اللہ نے جب کائنات تخلیق کی اس وقت نہ کوئی لوح و قلم تھی نہ جنت کی خواہش نہ دوزخ کا خوف،کائنات کے تمام نظارے تھے لیکن اس سے لطف اندوز ہونے والا کوئی نہ تھااللہ تعالی کی وحدانیت کو تسلیم کرنے والے اور اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے وجود کی ضرورت تھے اور اللہ چاہتا تھا کہ ایسی مخلوق تخلیق کرے۔جس میں اس کی قدرت اور وحدانیت کے در کھلیں۔اس مقصد کے لیے تخلیق کائنات کا پہلا سبب بناوہ پیکر جمال جو محبوبِ رب بنا۔دنیا کی تمام ترصفات کامالک کی ہستی کے ظہور کا انتظار تھا۔

شاعر نور دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس دنیا میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں اور نہ ہی کبھی ہو سکتا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہ دنیا میں روشنی ہوئی اور ہمیں اپنی آخرت کو اچھابنانے کا وسیلہ ملا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب دلوں کی جان ہیں ۔آپ کو صادق اور امین کالقب ملا۔

جب کفار نے رسول اللّٰہ صلی علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیاہوا تھااور رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے مٹھی میں خاک پکڑی اور سورہ یٰسین پڑھتے ہوئے خاک کافروں کی طرف پھینک کر چلے گئے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ۪-وَ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰىۚ

ترجمہ:تو تم نے اُنہیں قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے محبوب وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔(الاحزاب:17)[۱۲]

جب کفار اندر داخل ہوئے تھے توبستر اطہر پر حضرت علی علیہ السلام کو دیکھ کر شدید غصہ ہوئے اور ناکام ونامراد واپس لوٹے۔

ہجرت کی رات فرش پر جلوہ علی کا تھا
چادر میں بوتراب تھے نقشہ نبی کا تھا
چادر اُلٹ گئی تو سراپا ولی کا تھا
یہ معجزہ رسولؐ کا تھا یا وصی کا تھا[۱۳]

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واقعات کو بیان کرنے کے بعد مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی عظمت ومرتبہ کا بیان ہوا ہے کہ حضرت علی وصی رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے اور ولی اللہ تھے۔ آپ ہر جنگ میں رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وصیت ہوئے تھے۔ آپ علم کا دروازے تھے۔ آپ داماد رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تھے۔ اس بارے میں شاعر نے لکھا ہے:

چشم نبی میں تار شعاع نظر علیؑ
پیغمبری کے تاج میں لعل و گہر علیؑ
شہر علوم ختم رسالت کا در علیؑ
ہر گام تھا رسولؐ کا سینہ سپر علیؑ
ہر جنگ میں جلال رسالت وصی میں تھا
سایہ نہ تھا کہ سایہ مجسم علی میں تھا(۱۴)

حضرت علی علیہ السلام کی قدر ومنزلت کے بیان کے بعد دختر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، جگر رسول فاطمہ کی عظمت شان کا ذکر کیا گیا ہے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روئے زمین پر موجود تمام عورتوں سے زیادہ پاکیزہ اور باپردہ خاتون تھیں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان سے سب سے زیادہ پیار کرتے تھے اور حسنؑ اور حسینؑ کی والدہ تھیں۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے گھرانے سے عقیدت کے بارے میں ڈاکٹر ابراہیم رقم طراز ہیں:

" مرحوم مہدی نظمی نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ان کے خاندان کی درست کرنے کی کوشش کی اور ان صفات گرامی کے علم سے ان کے فیض یاب ہونے ہی کا نتیجہ تھا کہ انسانیت کو زندگی اور روزمرہ کے افعال میں اتنا اہم عنصر خیال کرتے تھے اور اس پر عمل کرتے تھے اور اس پر عمل پیرا کرتے تھے۔"(۱۵)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولائے کائنات کی عزت ووقار کا آئینہ تھیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی تھیں۔ بقول مہدی نظمی:

جس کی رگوں میں خون خدیجہ رواں
جس کا وجود نازش سلطان دو جہاں
جس میں جھلک تھی خلق رسالتمآبؐ کی
ہر حال میں شریک رہی بوترابؑ کی(۱۶)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ ہستی ہیں۔ آپ کی ولادت 20 جمادی الثانی بروز جمعہ بعثت کے پانچویں سال میں مکہ میں ہوئی۔ آپ کی شادی حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جن سے آپ کے دو بیٹے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دو بیٹیاں زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات اپنے والد گرامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی وفات کے کچھ ماہ بعد 632ء میں ہوئی۔ بقول مہدی نظمی:

مولائے کائنات کی عزت تھی فاطمہؑ
بحر حیا میں گوہر عصمت تھی فاطمہؑ
اک پر تو جمال رسالت تھی فاطمہؑ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.1 2022

سر تا قدم نبیؐ کی شرافت تھی فاطمہؑ[۱۷]

آپ کے مشہور القاب میں زھرا اور سیدۃ النساء العالمین (تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار) اور بتول ہیں۔ مشہور کنیت ام الائمہ، ام السبطین اور ام الحسنین ہیں۔ آپ کا مشہور ترین لقب سیدۃ النساء العالمین ایک مشہور حدیث کی وجہ سے پڑا جس میں حضرت محمد نے ان کو بتایا کہ وہ دنیا اور آخرت میں عورتوں کی سیدہ (سردار) ہیں۔ اس کے علاوہ خاتونِ جنت، الطاہرہ، السیدہ وغیرہ بھی القاب کے طور پر ملتے ہیں۔ بقول شاعر:

ایمان کل کے ساتھ تھا ایمان فاطمہؑ
رحل نظر پہ کھلتا تھا قرآن فاطمہؑ
فرمان تھا رسولؐ کا فرمان فاطمہ
اللہ کی کتاب تھا دامان فاطمہ[۱۸]

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عظمت و شان بیان کرتے ہوئے شاعر نے استعارہ سے کنایہ سے کام لیا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دو جہاں کے شہنشاہ کے جگر کا ٹکڑا ہیں مگر اپنے تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں اور چکی کی مشقت وے ان کے ہاتھ ٹینٹھ ہو چکے تھے۔ آپ کی زندگی مسلم خواتین کے لئے مشعل راہ ہے۔ پھر شاعر نے گھرانہ اہل بیت کی عظمت بیان کی ہے۔ پھر زوجہ مطہرات کا ذکر بھی کیا ہے۔ ڈاکٹر ابراہیم لکھتے ہیں:

"سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خاندان اہل بیت کو زیادہ سے زیادہ پہچاننے کی ان کی کاوشوں نے ان کو یہ تعلیم بھی دی کہ دنیاوی بغض و کینہ سے گریز کے علاوہ دوسروں کے عقائد اور خیالات کا احترام کیا جائے۔"[۱۹]

اس نظم میں بکاوش مہدی نظمی جنگ جمل کا بھی ذکر کیا گیا ہے جو خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لڑی گئی۔ اس کے بعد واقعہ کربلا کا بھی ذکر کیا ہے جس میں نواسہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بے باکی اور بلند ہمتی کا مظاہرہ کیا۔ انتہائی پر سوز اور ایمان افروز منظر کا بیان ہے۔ بقول شاعر:

جو خاتم نبیؐ کا نگینہ ہے وہ حسینؑ
جو دولت رئیس مدینہ ہے وہ حسینؑ
دین رسول کا جو سفینہ ہے وہ حسینؑ
تسلیم و صبر کا جو خزینہ ہے وہ حسینؑ[۲۰]

میدان کربلا کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اس خطبے کا ذکر کرتے ہیں جو حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیا تھا کہ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جس نبی کے امتی ہو اسی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اولاد سے کیسا سلوک روا رکھ رہے ہو۔ بقول مہدی نظمی:

مشکل کشاؑ، حسینؑ و حسنؑ، زینب و بتولؑ
ان آئینوں میں دیکھ جمال رخ رسول
وہ محور و مدار وہ مرکز وہ عرض و طول

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.1 2022

قائم کئے حیات کے اللہ نے اصول[۲۱]

واقعہ کربلا اور ہارون ومامون کا ذکر کرنے کے بعد قصہ آدم وابلیس کا ذکر کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے اپنے غرور و تکبر میں سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ بقول مہدی نظمی:

ابلیس کا خدا کو تکبر تھا ناگوار
تھوڑا سا علم اس پہ تفاخر تھا ناگوار
اس کی دلیل اس کا تصور تھا ناگوار
فضل ابوالبشر پہ تحیر تھا ناگوار
مغرور تھا علیم کو پہچانتا نہ تھا
جو جانتا تھا رب وہ کوئی جانتا نہ تھا[۲۲]

جب ابلیس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو فرشتوں کی صف سے نکال دیا اور ابلیس نے اپنے تکبر کی بنا پر اپنا مقام ومرتبہ کھو دیا۔ اس نے اللہ سے وعدہ کیا کہ وہ اس کی مخلوق کو قیامت تک بہکاتا رہے گا۔ اس نے قابیل کے دل میں ہابیل کے خلاف حسد ڈال دیا اور روئے زمین پر پہلی بار بھائی نے بھائی کا قتل کر دیا۔ مہدی نظمی لکھتے ہیں:

ابلیس گو فرشتوں کی صف سے نکل گیا
لیکن نہ سر سے شر نہ فساد و خلل گیا
ہابیل قتل ہو گیا اندھیر ہو گیا
ابلیس خون پی کے شکم سیر ہو گیا[۲۳]

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا فرمایا اور انسان کو اپنی زندگی کا مقصد واضح رکھنا چاہیے کہ زندگی کا مقصد کھانا پینا اور عیش و آرام کرنا نہیں اور مجموعی طور پر محض زندہ رہنا بھی نہیں ہے بلکہ زندگی میں آنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جائے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وماخلقت الجن والانس الالیعبدون

ہم نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔(الذریت:56) [۲۴]

انسان جب سے اس کرہ خاکی پر آیا ہے اس کے دل میں ہمیشہ یہ درد رہا ہے کہ میں اپنی اصل کی جانب واپس چلا جاؤں اور اپنے خالق حقیقی یعنی خدا سے جاملوں۔ جیسا کہ مولانا روم لکھتے ہیں:

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش
باز جوید روزگار وصل خویش[۲۵]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol 6 No.1 2022

اللہ تعالی نے اپنی اور کائنات کی وسعتوں اور گہرائیوں سے آگاہی دینے کے لیے نبی معظم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تخلیق کیا اور ان کی تخلیق کانقطہ عروج تک پہنچا دیا اس دنیا میں اللہ تعالی نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے تھے وہ تمام نام کسی خاص قوم یا خطے تک محدود ہوتے تھے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے تمام زمینوں اور تمام قوموں کے لیے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا آپ کی تخلیق کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت باقی نہ رہی اس لیے آپ نبی آخر الزماں اور آپ پر نازل ہونے والی آخری کتاب قرآن مجید ہے اس میں تمام انسانیت کے لیے قیامت تک رشد وہدایت کا راز پنہاں ہیں جیسا کہ خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتي وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلامَ دينًا ۚ
فَمَنِ اضطُرَّ في مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ ۙ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ﴿٣﴾

آج میں تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر چکا اور اپنے اس نعمت کو تم پر مکمل کیا اور پسند کیا تمہارے واسطے دین اسلام کو۔ (سورۃ المائدہ: 3) [۲۶]

اس آیت میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری دنیا میں اللہ کی وحدانیت کا پیغام دے کر بھیجا۔ علیم صبانویدی لکھتے ہیں:

"جدید دور میں لکھی جانے والی نعتیہ طویل نظموں کی کتابوں میں فارقلیط (عبد العزیز خالد)، صلصلۃ الجرس (عمیق حنفی)، رحلِ نظر (مہدی نظمی)، دارین (احسان دانش)، محسن اعظم (دانش فرازی)، کتاب عشق (صلاح الدین پرویز) قابل ذکر ہیں۔ ان نعتیہ طویل نظموں میں سرور کائنات، سرکار رسالت سے مندرجہ شعرا کی اپنی قلبی، فکری، روحانی اور نسبی تعلق کا اظہار والہانی انداز میں ملتا ہے اور یہ اظہار دراصل ان شعرا کا سرمایہ حیات ہے۔" [۲۷]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی کے نزول کے وقت بچوں میں حضرت علی ایمان لائے اور وہ ساری زندگی آپ پر چھاؤں بن کر رہے۔

رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کے بعد جو انقلابات رونما ہوئے ان کا ذکر کرتے ہیں کہ ہر طرف انسانیت جہالت کے اندھیروں میں گم تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں ان کی پہچان کروائی۔ انہیں اپنے خالق حقیقی کے بارے میں بتایا۔ انھیں علم سکھایا، تہذیب و تمدن سے روشناس کروایا۔ ظلم و ستم کا خاتمہ کیا اور عورتوں کے حقوق پر زور دیا۔ بچوں اور بوڑھوں کے حقوق سے آشنائی کروائی۔ معاشرے میں مل جل کے رہنے کے طور طریقے بتائے اور عورت کو بہن، بیٹی، بیوی اور ماں کی حیثیت سے اس کا اصل مقام دلوایا۔ خواتین کو اپنے شوہروں کی وفادار اور مونس و غم گسار بننے کی تلقین کی اور ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت دی۔ لکھتے ہیں:

صدقہ میں فاطمہ کے سرفراز ہو گئی
حواّ کی بیٹی صاحب اعزاز ہو گئی [۲۸]

اللہ تعالی نے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر جو آخری کتاب (قرآن پاک) نازل فرمائی وہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس میں دنیا کے ہر طبقے کے لیے ھدایت ہے۔ ہر انسان اپنی تشنگی کے مطابق اس سے راہ ھدایت حاصل کر سکتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا

اور اللہ کی رسی کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھامے رکھو اور آپس میں تفرقے میں نہ پڑو۔ [۲۹]

اللہ پاک نے قرآن پاک کو بنی نوع انسانوں کے لیے ہدایت کا سرچشمہ قرار دیا اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود لے لیا۔ اسی لیے یہ کتاب آخری کتاب آج تک مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور اس میں کوئی تحریف نہیں ہو سکتی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اللہ کے آکری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے جو دعا فرمائی تھی۔ اسی دعا کی قبولیت میں آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم دو جہاں کے لیے رحمت بن کے دنیا میں تشریف لائے۔

"اے میرے پروردگار! قران مجید میں آیا ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل نے مل کر جب کعبے کی بنیادوں کو اٹھایا تو یہ دُعا مانگی کہ ہماری اولاد میں سے ایک نبی پیدا کر اور اس شہر کو برکت والا شہر بنادے"

آپ کی ولادت اس گھرانے میں ہوئی جو خانہ کعبہ کا پاسبان تھے۔ آپ کا رتبہ تمام انبیاؑ سے اعلیٰ ہے۔ بقول مہدی نظمی:

وہ پاسبان کعبہ، وہ نور دل خلیل
وہ رحمت تمام وہ پیغمبر جلیل(۳۰)

پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رحمت اللعالمین بن کے دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کے در سے آج تک کوئی سوالی خالی واپس نہیں گیا۔ بقول شاعر:

پلٹا نہیں ہے کوئی ترے در سے نامراد
کر دے گدا کو دست کرم دے کے با مراد(۳۱)

"رحلِ نظر" میں مہدی نظمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دنیا میں آمد سے پہلے اور بعد کے تمام حالات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی ہے اس کے علاوہ آپؐ کی حیات کے بارے میں اور آپ کی آل کے بارے میں بہت خوبصورتی سے تحریر کیا ہے۔ یہ طویل نظم سیرت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت علی علیہ السلام، حضرت حسنؑ اور حضرت حسین علیہ السلام کے متعلق بھی بہت سی معلومات فراہم کرتی ہے۔ اس لحاظ سے فنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ فکری لحاظ سے بھی عمدہ ہے۔

References

1. Nashir Naqvi, Mahdi Nazmi Fun oar Shakhshiat, Ghazi Abad: Peoples Printers, 1988, Pg 23
2. Ibid, Pg 15
3. Ibid, Pg 23
4. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Dehli: Shadir Ofset Press, 1968, Pg 4,5
5. Feroz-u-Din, Molvi, Feroz-u-lughat, Karachi: Feroz Sons, 2010, Pg 706
6. Saeed Ahmad Dehlvi, Molvi, Farhang-e-Asfia Jild 2, Lahore: Rifah-e-Aam, Press, Pg 353 Column 1
7. Riaz Majeed, Dr., Urdu mai Naat Goi, Pakistan: Iqbal Academy, 1990, Pg 10
8. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg 10
9. Ibid, Pg 11
10. Ibid, Pg 20

11. Ibid, Pg 22

12. Al-Quraan: Al-Ahzaab:17

13. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg33

14. Ibid, Pg 38

15. Nashir Naqvi, Mahdi Nazmi Fun oar Shakhshiat, Pg 166

16. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg 41

17. Ibid, Pg 39

18. Ibid, Pg 43

19. Nashir Naqvi, Mahdi Nazmi Fun oar Shakhshiat, Pg 167

20. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg 62

21. Ibid, Pg 70

22. Ibid, Pg 79

23. Ibid, Pg 85

24. Al-Quraan: Al-Zurriyat: 56

25. Molana Jalal-u-Din Romi Mutrajjam Molana Qazi Sajjad Husain, Masnavi Manvi, Lahore: Hamid and Company, 1973, Pg 31

26. Al-Quraan: Al-Maida:3

27. Aleem Saba Naveedi, Natia Shayri mai Haiti Tajarby, Timal Nado: Urdu Publications, 2006, Pg 76

28. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg 122

29. Al-Quraan: Al-e-Imran:103

30. Nazmi Mehdi, Rahle Nazar, Pg 129

31. Ibid, Pg 130